13

سلسلة اربعينات الحديث النبوى

قال رسول الله ﷺ: نَضَّرَ اللهُ اِمرأً سَمِعَ مِنَّا شَيْئًا فَبَلَّغَهُ كَمَا سَمِعَهُ

أربعون حديثًا في الخلق الحسن

اربعینِ اخلاقِ حسنہ

تالیف

ابوحمزہ عبدالخالق صدیقی



ترتیب، تخریج واضافہ:

حافظ حامد محمود الخضری

تقریظ

شیخ الحدیث عبداللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ

انصار السنہ پبلیکیشنز لاہور

قال رسول اللہ ﷺ:
نَضَّرَ اللّٰہُ اِمْرَأً سَمِعَ مِنَّا شَیْئًا فَبَلَّغَہُ کَمَا سَمِعَہُ

13
سلسلۃ اربعینات الحدیث النبوی

أربعون حديثا
في الخلق الحسن

اربعینِ اخلاقِ حسنہ

تالیف:
ابو حمزہ عبد الخالق صدیقی

ترتیب، تخریج و اضافہ:
حافظ حامد محمود الخضری

تقریظ
شیخ الحدیث عبد اللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ

انصار السنہ پبلیکیشنز۔ لاہور

نام کتاب: اربعینِ اخلاقِ حسنہ

تألیف: ابو حمزہ عبدالخالق صدیقی

ترتیب، تخریج واضافہ: حافظ حامد محمود الخضری

تقریظ: شیخ الحدیث عبداللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ

اہتمام: محمد رمضان محمدی، محمد سلیم جلالی

ناشر: ابو مومن منصور احمد

اسلامی اکادمی، الفضل مارکیٹ، 17-اردو بازار لاہور فون: 042-37357587

Dar-us-Salam

486 ATLANTIC AVE, BROOKLYN, NY 11217
TEL(718) 625-5925 FAX:(718) 625-1511
E-Mail: darussalamny@hotmail.com
Web Site: www.darussalamny.com

فہرست مضامین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تقریظ

اَلْحَمْدُلِلّٰہِ الَّذِیْ أَرْسَلَ رَسُوْلَہٗ مُحَمَّدًا ﷺ بَشِیْرًا وَّنَذِیْرًا، وَّدَاعِیًا إِلَی اللّٰہِ بِإِذْنِہٖ وَسِرَاجًا مُّنِیْرًا، بَعَثَہٗ رَحْمَۃً لِّلْعَالَمِیْنَ، وَمُعَلِّمًا لِّلْأُمِّیِّیْنَ، بِلِسَانِ عَرَبِیٍّ مُّبِیْنٍ، فَقَالَ سُبْحَانَہٗ -وَھُوَ أَصْدَقُ الْقَائِلِیْنَ - ﴿ھُوَ الَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْھُمْ یَتْلُوْا عَلَیْھِمْ اٰیٰتِہٖ وَ یُزَکِّیْھِمْ وَ یُعَلِّمُھُمُ الْکِتٰبَ وَ الْحِکْمَۃَ وَ اِنْ کَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ۝۲﴾ [الجمعۃ : 2]۔ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحَابَتِہٖ أَجْمَعِیْنَ، وَتَابِعِیْھِمْ وَمَنْ تَبِعَھُمْ بِإِحْسَانٍ إِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ۔ أَمَّا بَعْدُ!

عہد قدیم کے عرب جو دین ابراہیمی کے حامل تھے، وہ شرک و بت پرستی میں بہت آگے نکلے ہوئے تھے اور اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر انہوں نے بہت سے معبود تجویز کر لیے تھے اور یہ عقیدہ رکھتے تھے کہ یہ خود ساختہ معبود کائنات کے نظم و انتظام میں اللہ کے ساتھ شریک ہیں اور نفع و نقصان پہنچاتے ہیں، زندہ رکھنے اور مارنے کی ذاتی صلاحیت و قدرت کے مالک ہیں۔ چنانچہ پوری عرب قوم بتوں کی پرستش میں ڈوب چکی تھی، ہر قبیلہ اور علاقہ کا علیحدہ علیحدہ معبود تھا، بلکہ یہ کہنا صحیح ہوگا کہ ہر گھر صنم خانہ تھا۔ حتیٰ کہ خود کعبۃ اللہ کے اندر اور اس کے صحن میں تین سو ساٹھ بت تھے، اس لیے وہ لوگ ایک نبی مرسل کے ذریعہ ہدایت و راہنمائی کے شدید محتاج تھے۔ اس وقت اللہ نے ان پر کرم کیا اور آخر الزمان پیغمبر جناب محمد ﷺ کو مبعوث فرمایا:

﴿ھُوَ الَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْھُمْ یَتْلُوْا عَلَیْھِمْ اٰیٰتِہٖ وَ یُزَکِّیْھِمْ

﴿وَ يُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ ۗ وَ اِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۙ﴾

[الجمعة : 2]

''اُسی نے اَن پڑھ لوگوں میں انہی میں سے ایک رسول بھیجا ہے، جو انہیں اس کی آیتیں پڑھ کر سناتے ہیں، اور انہیں (کفر وشرک کی آلائشوں سے) پاک کرتے ہیں، اور انہیں قرآن وسنت کی تعلیم دیتے ہیں، بے شک وہ لوگ اُن کی بعثت سے قبل صریح گمراہی میں مبتلا تھے۔''

سورۃ الشوریٰ میں ارشاد فرمایا:

﴿وَ اِنَّكَ لَتَهْدِيْۤ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۙ﴾ [الشوری: 52]

''(اے میرے نبی!) آپ یقینا لوگوں کو سیدھی راہ دکھاتے ہیں۔''

رسول اللہ ﷺ نے منصب رسالت کے تقاضوں کو پورا کرتے ہوئے ہر ہر پیغام الٰہی جس پیغام کے پہنچانے کا آپ کو مکلف ٹھہرایا گیا تھا اسے پوری ذمہ داری سے پہنچادیا، اس میں کوئی کمی بیشی نہیں کی۔

﴿يٰۤاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ ؕ وَ اِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهٗ ؕ وَ اللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ۝﴾

[المائدة : 67]

''اے رسول! آپ پر آپ کے رب کی جانب سے جو نازل کیا گیا ہے، اسے پہنچا دیجیے، اور اگر آپ نے ایسا نہیں کیا تو گویا آپ نے اس کا پیغام نہیں پہنچایا اور اللہ لوگوں سے آپ کی حفاظت فرمائے گا، بے شک اللہ کافروں کو ہدایت نہیں دیتا ہے۔''

علامہ شوکانی رحمہ اللہ اس آیت کے تحت ''فتح القدیر'' میں لکھتے ہیں کہ ''بَلِّغْ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكَ'' کے عموم سے یہ بات سمجھ میں آتی ہے کہ رسول اللہ ﷺ پر اللہ عزوجل کی طرف سے

واجب تھا کہ ان پر جو کچھ وحی ہو رہی ہے لوگوں تک بے کم و کاست پہنچائیں، اس میں سے کچھ بھی نہ چھپائیں اور یہ اس بات کی دلیل ہے کہ آپ ﷺ نے اللہ کے دین کا کوئی حصہ خفیہ طور پر کسی خاص شخص کو نہیں بتایا جو اوروں کو نہ بتایا ہو۔ انتھی۔ [1]

اسی لیے صحیحین میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ:

((مَنْ حَدَّثَكَ أَنَّ مُحَمَّدًا ﷺ كَتَمَ شَيْئًا مِمَّا أُنْزِلَ عَلَيْهِ فَقَدْ كَذَبَ، وَاللّٰهُ يَقُوْلُ: ﴿ يَاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ . . . ﴾ الآية))

''جو کوئی یہ گمان کرے کہ محمد ﷺ نے وحی کا کوئی حصہ چھپا دیا تھا وہ جھوٹا ہے۔ پھر آپ ﷺ نے اسی آیت کی تلاوت کی۔'' [2]

پس اللہ تعالیٰ کا دین کامل، مکمل اور اکمل ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کا امتِ محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام پر احسانِ عظیم ہے، انہیں اب نہ کسی دوسرے دین کی ضرورت ہے اور نہ ہی کسی دوسرے نبی کی۔

﴿ اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَ اَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَ رَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا ﴾ [المائدة : 3]

''آج میں نے تمہارے لیے تمہارا دین مکمل کر دیا اور اپنی نعمت تم پر پوری کر دی اور اسلام کو بحیثیت دین تمہارے لیے پسند کر لیا۔''

امام احمد اور بخاری و مسلم وغیرہم نے طارق بن شہاب رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک یہودی عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہا کہ اے امیر المومنین! آپ لوگ اپنی کتاب میں ایک ایسی آیت پڑھتے ہیں کہ اگر وہ ہم پر نازل ہوئی ہوتی تو اس دن کو ہم ''یومِ عید'' بنا لیتے۔

---

[1] فتح القدير : 488/1۔

[2] صحيح بخاری، كتاب التفسير، رقم : 4612۔

انہوں نے پوچھا، وہ کون سی آیت ہے؟ یہودی نے کہا: ﴿ اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ ۔۔۔ الآیۃ﴾ تو امیر عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اللہ کی قسم! میں اس دن اور اس وقت کو خوب جانتا ہوں جب یہ آیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی تھی۔ یہ آیت جمعہ کے دن، عرفہ کی شام میں نازل ہوئی تھی۔

اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر کتاب وحکمت یعنی قرآن وسنت دونوں نازل کیے۔ لہٰذا دین کتاب وسنت کا نام ہے۔

﴿ وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ۝ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى ۝ ﴾ [النجم : 3۔4]

''اور وہ اپنی خواہش نفس کی پیروی میں بات نہیں کرتے ہیں۔ وہ تو وحی ہوتی ہے جو ان پر اتاری جاتی ہے۔''

سورۃ النساء میں ارشاد فرمایا:

﴿ وَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ ﴾ [النساء : 113]

''اور اللہ نے آپ پر کتاب وحکمت یعنی قرآن وسنت دونوں نازل کیا۔''

صاحب ''فتح البیان'' لکھتے ہیں: یہ آیت کریمہ دلیل بین ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت وحی ہوتی تھی جو آپ کے دل میں ڈال دی جاتی تھی۔

حدیث نبوی ((تَسْمَعُوْنَ مِنِّيْ وَيُسْمَعُ مِنْكُمْ وَيُسْمَعُ مِمَّنْ يَسْمَعُ مِنْكُمْ)) میں احادیث کو لکھنے، سیکھنے، سکھانے اور دوسروں تک پہنچانے کی تلقین موجود ہے۔

امام نووی تقریب النواوی میں رقمطراز ہیں:

"عِلْمُ الْحَدِيْثُ مِنْ أَفْضَلِ الْقُرْبِ إِلٰى رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَكَيْفَ لَا يَكُوْنُ؟ هُوَ بَيَانُ طُرُقِ خَيْرِ الْخَلْقِ وَأَكْرَمِ الْأَوَّلِيْنَ وَالْآخِرِيْنَ"

''رب العالمین کے قریب کرنے والی چیزوں میں سب سے افضل علم حدیث ہے اور یہ کیسے نہ ہو حالانکہ وہ تمام مخلوق میں سے بہترین اور تمام اگلے اور پچھلے لوگوں میں سے معزز ترین شخصیت کے طریقے بیان کرتا ہے۔''

امام زہری سے امام حاکم نقل فرماتے ہیں:

"إِنَّ هٰذَا الْعِلْمَ أَدَبُ اللّٰهِ الَّذِيْ أَدَّبَهٗ بِهٖ نَبِيَّهٗ ﷺ وَأَدَّبَ النَّبِيُّ ﷺ أُمَّتَهٗ بِهٖ وَهُوَ أَمَانَةُ اللّٰهِ عَلٰى رَسُوْلِهٖ لِيُؤَدِّيَهٗ عَلٰى مَا أُدِّيَ إِلَيْهِ"[1]

"یہ علم اللہ تعالیٰ کا وہ ادب ہے جو اس نے اپنے پیغمبر ﷺ کو سکھایا اور انہوں نے یہ اپنی امت کو بتایا تو یہ اللہ تعالیٰ کی اپنے رسول کے پاس امانت ہے کہ اسے وہ اپنی امت تک پہنچائیں۔"

محدثین اور علم حدیث سے شغف رکھنے والوں کی فضیلت میں یہ ارشاد نبوی بہت بڑی دلیل ہے۔

((نَضَّرَ اللّٰهُ إِمْرَأً سَمِعَ مِنَّا حَدِيْثًا فَحَفِظَهٗ حَتّٰى يُبَلِّغَهٗ غَيْرَهٗ۔۔۔))[2]

"اللہ تعالیٰ اس شخص کو خوش وخرم رکھے جو ہم سے حدیث سن کر یاد کرلے پھر اور لوگوں کو پہنچادے......"

مذکورہ حدیث پاک میں رسول اللہ ﷺ نے ان لوگوں کے لیے تروتازگی کی دعا فرمائی ہے جو رسول اللہ ﷺ نے مسجد خیف منیٰ میں اپنے آخری حج میں کی ہے۔

اور ایک دوسری حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے محدثین کی تعدیل فرمائی۔ اس سے بڑھ کر اور کیا ہوگا؟ چنانچہ ارشاد فرمایا:

((يَحْمِلُ هٰذَا الْعِلْمَ مِنْ كُلِّ خَلَفٍ عُدُوْلُهٗ يَنْفُوْنَ عَنْهُ تَحْرِيْفَ الْغَالِيْنَ وَانْتِحَالَ الْمُبْطِلِيْنَ وَتَأْوِيْلَ الْجَاهِلِيْنَ۔۔۔))

---

1. معرفة علوم الحديث، ص : 63۔
2. سنن ترمذی، کتاب العلم، رقم الحديث : 2668، عن زيد بن ثابت۔

''اس علم کو ہر زمانہ کے عادل حاصل کریں گے۔ اس میں زیادتی کرنے والوں کی تحریف و تبدیل اور باطل پسندوں کی حیلہ جوئی کو اور جاہلوں کی بے جا تاویلوں کو دور کرتے رہیں گے۔''

امام علی بن المدینی فرماتے ہیں:

''هُمْ أَصْحَابُ الْحَدِيْثِ۔''[1]

''وہ اہل حدیث ہیں۔''

ایک اور حدیث میں وارد ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((اَللّٰهُمَّ ارْحَمْ خُلَفَائِيْ۔ قُلْنَا یَارَسُوْلَ اللّٰہِ! وَمَنْ خُلَفَائُكَ؟ قَالَ ﷺ: اَلَّذِيْنَ مِنْ بَعْدِيْ يَرَوْنَ أَحَادِيْثِيْ وَسُنَّتِيْ وَيُعَلِّمُوْهَا النَّاسَ۔'' [2]

''اے اللہ! میرے خلفاء پر رحم فرما۔ صحابہ نے عرض کیا کہ آپ کے خلفاء کون ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ لوگ جو میرے بعد آئیں گے۔ میری حدیثوں کو روایت کریں گے۔ اور میری سنتوں کی لوگوں کو تعلیم دیں گے۔''

چنانچہ محدثین نے حدیث وسنت کی تدوین وجمع کے لیے اپنی جہودِ مخلصہ بذل کیں۔ حدیث وسنت کی چھان پھٹک کے لیے اصول وضوابط قائم کیے۔ اصول حدیث اور اسماء الرجال کے نام سے بڑی بڑی ضخیم کتب مرتب کیں جو کہ امت محمدیہ ﷺ کا میزہ اور خاصہ ہے۔ جَزَاهُمُ اللّٰهُ فِی الدَّارِيْنِ۔

رسول اللہ ﷺ کی حدیث ہے:

((مَنْ حَفِظَ عَلٰى أُمَّتِيْ أَرْبَعِيْنَ حَدِيْثًا يَنْتَفِعُوْنَ بِهَا بَعَثَهُ اللّٰهُ يَوْمَ

---

[1] شرف أصحاب الحديث، ص : 27۔

[2] شرف أصحاب الحديث، ص : 31۔

الْقِيَامَةِ فَقِيْهًا عَالِمًا۔)) [1]

''میری امت میں سے جس شخص نے چالیس احادیث جن سے لوگ انتفاع کرتے ہیں، حفظ کرلیں تو اللہ تعالیٰ روزِ قیامت اسے زمرۂ فقہاء و علماء سے اٹھائے گا۔''

یہ روایت جن متعدد صحابہ سے مروی ہے ان میں علی بن ابی طالب، عبد اللہ بن مسعود، معاذ بن جبل، ابوالدرداء، عبد اللہ بن عمر، ابن عباس، انس بن مالک، ابو ہریرہ اور ابوسعید خدری رضی اللہ عنہم کے نام شامل ہیں۔

ایک دوسری روایت میں ''فِيْ زُمْرَةِ الْفُقَهَاءِ وَالْعُلَمَاءِ'' کے الفاظ مروی ہیں اور ایک روایت میں ''وَكُنْتُ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شَافِعًا وَشَهِيْدًا'' کے الفاظ مروی ہیں اور ابن مسعود کی روایت میں ''قِيْلَ لَهُ ادْخُلْ مِنْ أَيِّ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ شِئْتَ'' کے الفاظ مروی ہیں۔ جبکہ ابن عمر کی روایت میں ''كُتِبَ فِيْ زُمْرَةِ الْعُلَمَاءِ وَحُشِرَ فِيْ زُمْرَةِ الشُّهَدَاءِ'' کے الفاظ مروی ہیں۔

لیکن یہ روایات عام طور پر ضعیف بلکہ منکر اور موضوع ہیں۔ امام نووی اور حافظ ابن حجر نے تحقیق کرنے کے بعد واضح کیا ہے کہ ان تمام احادیث کی جملہ روایات انتہائی ضعیف اور نا قابل قبول ہیں، اور ان کا ضعف بھی ایسا ہے، جسے تقویت نہیں ہو سکتی۔ [2]

مگر محدثین کی حدیث کے ساتھ محبت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ اس حدیث کو بنیاد بنا کر ''اَلْأَرْبَعُوْنَ، اَلْأَرْبَعِيْنَاتُ'' کے نام سے کتب مرتب کر دیں۔

الأربعون سے مراد حدیث کی وہ کتاب ہے جس میں کسی ایک باب سے متعلق احادیث یا

---

[1] العلل المتناهية : 111/1۔ المقاصد الحسنة : 411۔

[2] تفصیل کے لیے دیکھیں: المقاصد الحسنة، ص : 411۔ مقدمة الأربعين للنووی، ص : 28۔ 46۔ شعب الإيمان للبيهقی : 271/2، برقم : 1727۔

مختلف ابواب سے یا مختلف اسانید سے چالیس احادیث جمع کی جائیں۔ اس طرح کی تصانیف کا اصل سبب یہی بیان کردہ احادیث ہیں جن میں چالیس احادیث جمع کرنے والے کے لیے بہت فضیلت بیان کی گئی ہے اور اسے بشارت دی گئی ہے۔ اس طرز پر تصنیف کرنے والوں میں اولین کتاب امام عبد اللہ بن المبارک (م 181ھ) کی ہے۔ اسی طرح حافظ ابونعیم (م 430ھ)، حافظ ابوبکر آجری (م 360ھ)، حافظ ابواسماعیل عبد اللہ بن محمد الہروی (م 481ھ)، ابوعبد الرحمن السلمی (م 412ھ)، حافظ ابوالقاسم علی بن الحسن المعروف ابن عساکر (م 571ھ)، حافظ محمد بن محمد الطائی (م 555ھ) نے ”اَلْأَرْبَعِيْنَ فِيْ اِرْشَادِ السَّائِرِيْنَ إِلٰى مَنَازِلِ الْمُتَّقِيْنَ“ حافظ عفیف الدین ابوالفرج محمد عبد الرحمن المقری (م 618ھ) نے ”أَرْبَعِيْنَ فِي الْجِهَادِ وَالْمُجَاهِدِيْنَ“، حافظ جلال الدین السیوطی (م 911ھ) نے ”أَرْبَعُوْنَ حَدِيْثًا فِيْ قَوَاعِدِ الْأَحْكَامِ الشَّرْعِيَّةِ وَفَضَائِلِ الْأَعْمَالِ“، حافظ عبد العظیم بن عبد القوی المنذری (م 656ھ) نے ”اَلْأَرْبَعُوْنَ الْأَحْكَامِيَّةِ“، حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر العسقلانی (م 852ھ) نے ”اَلْأَرْبَعُوْنَ الْمُنْتَقَاةُ مِنْ صَحِيْحِ مُسْلِمٍ“ اور ابوالمعالی الفارسی نے ”اَلْأَرْبَعُوْنَ الْمُخَرَّجَةُ فِى السُّنَنِ الْكُبْرٰى لِلْبَيْهَقِيِّ“ اور حافظ محمد بن عبد الرحمن السخاوی (م 902ھ) نے ”اَرْبَعُوْنَ حَدِيْثًا مُنْتَقَاةٌ مِّنْ كِتَابِ الْأَدْبِ الْمُفْرَدِ لِلْبُخَارِيِّ“ تحریر کی۔ اربعین میں سب سے زیادہ متداول اربعین نووی ہے۔ اس پر بہت سے علماء کے حواشی، شروحات اور زوائد موجود ہیں۔ اربعین نووی پر ہماری بھی مختصر مگر جامع شرح ہمارے مؤقر مجلہ ”دعوت اہل حدیث“ میں چھپ رہی ہے۔

أُحِبُّ الصَّالِحِيْنَ وَلَسْتُ مِنْهُمْ
لَعَلَّ اللّٰهَ يَرْزُقُنِيْ صَلَاحًا

ہمارے زیر سایہ ادارہ انصار السنہ پبلیکیشنز کے رئیس اور ہمارے انتہائی قریبی دوست

ابوحمزہ عبدالخالق صدیقی اور ادارہ کے رفیق سفر اور ہمارے انتہائی قابل اعتماد شخصیت حافظ حامد محمود الخضری، ہمارے ان دونوں بھائیوں کی کئی ایک موضوعات پر کتب اہل علم اور طلباء سے دادِ تحسین وصول کر چکی ہیں۔ اب انہوں نے مختلف موضوعات پر علی منہج المحدثین اَرْبَعِیْنَات جمع کی ہیں۔ "أَلَارْبَعُوْنَ فِی الْخلق الحسن" زیورِ طباعت سے آراستہ ہوکر آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ یہ کام انتہائی مبارک اور نافع ہے۔ اللہ تعالیٰ مؤلف، مخرج اور ناشر سب کو اجر جزیل عطا فرمائے اور اس کے نفع کو عام فرمادے۔

وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَأَهْلِ طَاعَتِهٖ أَجْمَعِيْنَ.

وکتبہ

عبداللہ ناصر رحمانی

سرپرست: ادارہ انصار السنہ پبلی کیشنز

بسم اللہ الرحمن الرحیم

إِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنْ لَّآ اِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ . اَمَّا بَعْدُ:

حسن اخلاق

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَقُوْلُوْا لِلنَّاسِ حُسْنًا﴾ [البقرة : 83]

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”اور لوگوں کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آؤ۔“

حدیث :1

((عَنْ أَبِي ذَرٍّ ، قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اتَّقِ اللّٰهِ حَيْثُمَا كُنْتَ ، وَأَتْبِعْ السَّيِّئَةَ الْحَسَنَةَ تَمْحُهَا ، وَخَالِقِ النَّاسَ بِخُلُقٍ حَسَنٍ .)) [1]

”حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ارشاد فرمایا: تم جہاں بھی ہو اللہ سے ڈرو۔ برائی کے بعد نیکی لازمی کرو۔ نیکی برائی کو مٹا دے گی اور لوگوں کے ساتھ حسن اخلاق سے پیش آؤ۔“

جو اپنے لیے پسند کرو وہی دوسروں کے لیے

حدیث :2

((وَعَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّى يُحِبَّ

---

[1] سنن الترمذی، ابواب البر والصلة، رقم: 1987۔ المشکاۃ، رقم: 5083۔ امام ترمذی نے اسے ”حسن صحیح“ اور محدث البانی نے اسے ”حسن“ قرار دیا ہے۔

لِأَخِيهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهِ .)) [1]

''اور حضرت انس رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث بیان کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کوئی آدمی اتنی دیر تک مومن نہیں ہوسکتا جب تک کہ وہ جو اپنے لیے پسند کرتا ہے، وہی اپنے دوسرے بھائی کے لیے بھی پسند نہ کرے۔''

پردہ پوشی

حدیث :3

((وَعَنِ ابْنَ عُمَرَ رضی اللہ عنہما أَخْبَرَهُ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: الْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ، لَا يَظْلِمُهُ وَلَا يُسْلِمُهُ، وَمَنْ كَانَ فِي حَاجَةِ أَخِيهِ، كَانَ اللّٰهُ فِي حَاجَتِهِ، وَمَنْ فَرَّجَ عَنْ مُسْلِمٍ كُرْبَةً فَرَّجَ اللّٰهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِنْ كُرُبَاتِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ، وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ .)) [2]

''اور سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمان مسلمان کا بھائی ہے، نہ اس پر زیادتی کرتا ہے، نہ اسے (بے یار و مددگار چھوڑ کر دشمن کے) سپرد کرتا ہے۔ جو اپنے (مسلمان) بھائی کی حاجت پوری کرنے میں لگا ہو، اللہ تعالیٰ اس کی حاجت پوری فرماتا ہے، جو کسی مسلمان سے کوئی پریشانی دور کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس کی قیامت کی پریشانیوں میں سے کوئی بڑی پریشانی دور فرما دے گا اور جس نے کسی مسلمان کی پردہ پوشی کی، اللہ تعالیٰ قیامت والے دن اس کی پردہ پوشی فرمائے گا۔''

---

1 صحیح بخاری، کتاب الایمان، رقم: 13.

2 صحیح بخاری، کتاب المظالم، رقم: 2442.

ایفائے عہد

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی: ﴿وَ اَوْفُوْا بِالْعَهْدِ ۚ اِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْـُٔوْلًا﴾

[بنی اسرائیل : 34]

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور عہد کو پورا کرو بے شک وعدہ کے بارہ پوچھا جائے گا۔''

حدیث :4

((وَعن عبادة بن الصامت: اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ: اِضْمَنُوْا لِیْ سِتًّا مِنْ اَنْفُسِكُمْ اَضْمَنْ لَكُمُ الْجَنَّةَ: اُصْدُقُوْا اِذَا حَدَّثْتُمْ، وَاَوْفُوْا اِذَا وَعَدْتُّمْ، وَاَدُّوْا اِذَا اؤْتُمِنْتُمْ، وَاحْفَظُوْا فُرُوْجَكُمْ، وَغُضُّوْا اَبْصَارَكُمْ وَكُفُّوْا اَيْدِيَكُمْ)) [1]

''اور سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم مجھے اپنے نفسوں کی طرف سے چھ چیزوں کی ضمانت دو، میں (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) تمہیں جنت کی ضمانت دیتا ہوں:

(1) جب بات کرو تو سچ بولو۔

(2) جب وعدہ کرو تو پورا کرو۔

(3) جب امانت دی جائے تو (خیانت نہ کرو) ادا کرو۔

(4) اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرو۔

(5) اپنی نگاہیں جھکا کر رکھو۔

(6) اپنے ہاتھوں کو روک رکھو (یعنی کسی کو اپنے ہاتھوں سے تکلیف نہ پہنچاؤ۔)''

---

[1] مسند امام احمد: 323/5۔ الاحسان: 245/1، رقم: 271۔ مستدرك حاكم: 358/4۔ 359۔ سلسلة الصحيحة، رقم: 1470.

نرمی

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَ اِمَّا تُعْرِضَنَّ عَنْهُمُ ابْتِغَآءَ رَحْمَةٍ مِّنْ رَّبِّكَ تَرْجُوْهَا فَقُلْ لَّهُمْ قَوْلًا مَّيْسُوْرًا﴾ [بنی اسرائیل : 28]

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اگر آپ اُن لوگوں سے پہلو تہی کیجیے، اپنے رب کی جانب سے اس روزی کی خواہش کرتے ہوئے جس کی آپ کو امید ہو، تو ان سے کوئی اچھی بات کہہ دیجیے۔''

حدیث: 5

((وَعَنْ عَائِشَةَ ، اَنَّهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِذَا اَرَادَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ بِاَهْلِ بَيْتٍ خَيْرًا اَدْخَلَ عَلَيْهِمُ الرِّفْقَ .)) [1]

''اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب اللہ تعالیٰ کسی خاندان کے لیے بھلائی چاہتا ہے تو ان میں نرمی ڈال دیتا ہے۔''

آسانی کرنا

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿يُرِيْدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيْدُ بِكُمُ الْعُسْرَ﴾

[البقرة : 185]

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اللہ تعالیٰ تمہارے ساتھ آسانی کا ارادہ رکھتا ہے، سختی کا نہیں۔''

حدیث: 6

((وَعَنْ اَبِي مُوْسٰى قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا بَعَثَ اَحَدًا مِّنْ

---

[1] مسند احمد : 171/6۔ علامہ ہیثمی فرماتے ہیں: اسے بزار نے روایت کیا ہے اور اس کے راوی صحیح کے راوی ہیں۔ مجمع الزوائد : 19/8 .

اَصْحَابِهِ فِي بَعْضِ اَمْرِهِ قَالَ: بَشِّرُوا وَلَا تُنَفِّرُوا، وَيَسِّرُوا وَلَا تُعَسِّرُوا)) [1]

''اور سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے کسی کو جب اپنے کسی کام کے لیے بھیجتے تو انہیں فرماتے: خوشخبری دینے والے بننا، نفرت نہ دلانا، آسانی کرنا، تنگی اور مشقت میں نہ ڈالنا۔''

دوسرے مسلمان کو تکلیف نہ دینا

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ اِلَّا لَدَيْهِ رَقِيْبٌ عَتِيْدٌ﴾

[ق: 18]

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''(انسان) منہ سے کوئی لفظ نکال نہیں پاتا مگر کہ اس کے پاس نگہبان تیار ہے۔''

حدیث: 7

((وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! مَا النَّجَاةُ؟ قَالَ: أَمْسِكْ عَلَيْكَ لِسَانَكَ وَلْيَسَعْكَ بَيْتُكَ وَابْكِ عَلَى خَطِيئَتِكَ)) [2]

''اور سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا: نجات کیا ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنی زبان پر قابو رکھو، اپنے گھر میں رہو، اور اپنے گناہوں پر روؤ۔''

---

[1] صحيح مسلم، كتاب الجهاد والسير، رقم: 1732.

[2] سنن ترمذی، كتاب الزهد، رقم: 2406۔ سلسلة الصحيحة، رقم: 888.

سچ بولنا

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَقُولُوا قَوْلًا سَدِيدًا﴾

[الاحزاب: 70]

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور سیدھی (سچی) باتیں کیا کرو۔''

حدیث: 8

((وَعَنْ عَبْدِاللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ الصِّدْقَ يَهْدِي إِلَى الْبِرِّ، وَإِنَّ الْبِرَّ يَهْدِي إِلَى الْجَنَّةِ، وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَصْدُقُ حَتَّى يَكُونَ صِدِّيقًا، وَإِنَّ الْكَذِبَ يَهْدِي إِلَى الْفُجُورِ، وَإِنَّ الْفُجُورَ يَهْدِي إِلَى النَّارِ، وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَكْذِبُ حَتَّى يُكْتَبَ عِنْدَ اللَّهِ كَذَّابًا)) [1]

''اور سیّدنا عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یقیناً سچ نیکی کی طرف رہنمائی کرتا ہے، اور نیکی جنت کی طرف لے جاتی ہے۔ آدمی سچ بولتا رہتا ہے، یہاں تک کہ اسے اللہ کے ہاں سچا لکھ دیا جاتا ہے۔ اور جھوٹ گناہ کی طرف رہنمائی کرتا ہے، اور گناہ جہنم کی طرف لے جاتا ہے اور آدمی جھوٹ بولتا رہتا ہے یہاں تک کہ اللہ کے ہاں اسے جھوٹا لکھ دیا جاتا ہے۔''

شبہات سے بچنا

حدیث: 9

((وَعَنِ الْحَسَنِ ابْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: حَفِظْتُ مِنْ

[1] صحیح بخاری، کتاب الادب، رقم: 6094.

رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ: دَعْ مَا يُرِيْبُكَ إِلٰى مَا لَا يُرِيْبُكَ ، فَإِنَّ الصِّدْقَ طُمَأْنِيْنَةٌ ، وَإِنَّ الْكَذِبَ رِيبَةٌ .)) [1]

''اور حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ ﷺ کا یہ ارشاد گرامی یاد ہے کہ، جو باتیں شک میں ڈالیں انہیں چھوڑ دو اور جو شک میں نہ ڈالیں انہیں اختیار کرو، بلاشبہ سچائی باعث اطمینان ہے اور جھوٹ بے چینی پیدا کرتا ہے۔''

شکر

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿ لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَأَزِيْدَنَّكُمْ ﴾ [ابراهيم: 7]

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اگر تم شکر گزاری کرو گے تو بے شک میں تمہیں زیادہ دوں گا۔''

حدیث: 10

((وَعَنْ صُهَيْبٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: عَجَبًا لِأَمْرِ الْمُؤْمِنِ ، إِنَّ أَمْرَهُ كُلَّهُ خَيْرٌ ، وَلَيْسَ ذَاكَ لِأَحَدٍ إِلَّا لِلْمُؤْمِنِ ، إِنْ أَصَابَتْهُ سَرَّآءُ شَكَرَ ، فَكَانَ خَيْرًا لَّهُ وَإِنْ أَصَابَتْهُ ضَرَّآءُ صَبَرَ ، فَكَانَ خَيْرًا لَّهُ .)) [2]

''اور سیّدنا صہیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مومن کا معاملہ بھی عجیب ہے، بے شک اس کے ہر معاملے میں اس کے لیے خیر ہے، اور یہ صرف مومن ہی کے لیے ہے۔ اگر اسے خوشی پہنچے تو وہ شکر ادا کرتا ہے جو

---

[1] سنن الترمذی، کتاب صفة القيامة والرقائق والورع، رقم: 2518۔ شیخ البانی رحمہ اللہ نے فرمایا صحیح ہے۔

[2] صحيح مسلم، كتاب الزهد، رقم: 2999.

اس کے لیے خیر (و برکت) ہے، اور اگر اسے تکلیف پہنچے تو صبر کرتا ہے، جو اس کے لیے خیر ہے۔"

بے نیازی

حدیث: 11

((وَعَنْ سَعْدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يُحِبُّ الْعَبْدَ التَّقِيَّ الْغَنِيَّ الْخَفِيَّ.)) [1]

"اور حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ: یقیناً اللہ تعالیٰ متقی، غنی اور گم نام بندے کو پسند کرتا ہے۔"

صبر

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ﴾ [البقرة: 153]

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: "اے ایمان والو! صبر اور ایمان کے ذریعہ مدد چاہو، اللہ تعالیٰ صبر والوں کے ساتھ ہے۔"

حدیث: 12

((وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: اَلْمُؤْمِنُ الَّذِي يُخَالِطُ النَّاسَ وَيَصْبِرُ عَلَى أَذَاهُمْ، أَعْظَمُ أَجْرًا مِنَ الْمُؤْمِنِ الَّذِي لَا يُخَالِطُ النَّاسَ وَلَا يَصْبِرُ عَلَى أَذَاهُمْ.)) [2]

---

[1] صحيح مسلم، كتاب الزهد، رقم: 7432، المشكاة، باب استحباب المال والعمر للطاعة، رقم: 5284.

[2] سنن ابن ماجه، كتاب الفتن، رقم: 4032۔ محدث البانی رحمہ اللہ نے اسے صحیح کہا ہے۔

''اور سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو مومن لوگوں سے مل جل کر رہتا ہے اور ان کی ایذا پر صبر کرتا ہے، وہ زیادہ فضیلت والا ہے اس مومن سے جو لوگوں سے مل جل کر نہیں رہتا اور نہ ان کی ایذا پر صبر کرتا ہے۔''

انفاق فی سبیل اللہ

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿ وَمَا تُنۡفِقُوۡا مِنۡ خَيۡرٍ فَلِاَنۡفُسِكُمۡ ‌ؕ وَمَا تُنۡفِقُوۡنَ اِلَّا ابۡتِغَآءَ وَجۡهِ اللّٰهِ‌ ؕ وَمَا تُنۡفِقُوۡا مِنۡ خَيۡرٍ يُّوَفَّ اِلَيۡكُمۡ وَاَنۡتُمۡ لَا تُظۡلَمُوۡنَ ﴾

[البقرة : 272]

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور تم جو بھی کوئی اچھی چیز (اللہ کی راہ میں) خرچ کرو گے، تو اس کا فائدہ خود تمہیں ہی پہنچے گا، اور تم جو کچھ بھی کرو، صرف اللہ کی رضا کے لیے کرو، اور تم جو بھی کوئی چیز (اللہ کی راہ میں) خرچ کرو گے اس کا پورا پورا بدلہ تمہیں دیا جائے گا، اور تم پر ظلم نہیں کیا جائے گا۔''

حدیث :13

((وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: قَالَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم: لَا حَسَدَ إِلَّا فِی اثْنَتَيْنِ: رَجُلٌ آتَاهُ اللّٰهُ مَالًا فَسُلِّطَ عَلَى هَلَكَتِهِ فِی الْحَقِّ، وَرَجُلٌ آتَاهُ اللّٰهُ الْحِكْمَةَ فَهُوَ يَقْضِی بِهَا وَيُعَلِّمُهَا .)) [1]

''اور سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: صرف دو اشخاص پر رشک کرنا جائز ہے۔ ایک وہ شخص جس کو اللہ نے مال دیا پھر اس کو راہ حق میں خرچ کرنے کی توفیق دی۔ اور دوسرا وہ شخص جسے اللہ نے حکمت و دانائی سے نوازا اور وہ اس کے ساتھ فیصلہ کرتا ہے اور دوسرے لوگوں کو بھی سکھاتا ہے۔''

[1] صحيح بخاری، كتاب العلم، باب الاغتباط فی العلم والحكمة، رقم: 73.

مسلمان کی عزت کی حفاظت

حدیث: 14

((وعن اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا قالت: قال رسول اللہ ﷺ: مَنْ ذَبَّ عَنْ عِرْضِ اَخِيْهِ بِالْغَيْبَةِ ، كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ اَنْ يُعْتِقَهُ مِنَ النَّارِ)) [1]

''اور سیّدہ اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا کہتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے کسی بھائی کی عدم موجودگی میں اس کی عزت کی حفاظت کی، اللہ پر اس کا حق ہے، کہ وہ اسے جہنم سے آزاد کر دے۔''

ہمدردی

حدیث: 15

((وَعَنْ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: مَا مِنْ مُؤْمِنٍ يُعَزِّي أَخَاهُ بِمُصِيْبَةٍ إِلَّا كَسَاهُ اللّٰهُ سُبْحَانَهُ مِنْ حُلَلِ الْكَرَامَةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ .)) [2]

''اور حضرت عمرو بن حزم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو مومن اپنے بھائی کو کسی مصیبت پر تسلی دیتا ہے، اللہ رب العزت اسے روز قیامت (عزت وتکریم) والا لباس عطا فرمائے گا۔''

امر بالمعروف، نہی عن المنکر

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿ وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ

---

[1] صحیح الجامع الصغیر، رقم: 624۔ سلسلة احادیث الصحیحة، رقم: 1433.

[2] سنن ابن ماجه، کتاب الجنائز، رقم: 1601۔ سنن الکبری للبیهقی: 59/4۔ محدث البانی رحمہ اللہ نے اسے حسن کہا ہے۔

وَ يَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ ؕ وَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴾ [آل عمران : 104]

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور تم میں سے ایک گروہ ایسا ہو جو بھلائی کی طرف بلائے، اچھے کاموں کا حکم دے اور برے کاموں سے روکے، اور وہی لوگ کامیاب ہونے والے ہیں۔''

حدیث :16

((وَعَنْ أَبِی ذَرٍّ رضی اللہ عنہ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: تَبَسُّمُكَ فِی وَجْهِ أَخِيكَ لَكَ صَدَقَةٌ، وَأَمْرُكَ بِالْمَعْرُوفِ وَنَهْيُكَ عَنِ الْمُنْكَرِ صَدَقَةٌ، وَإِرْشَادُكَ الرَّجُلَ فِی أَرْضِ الضَّلَالِ لَكَ صَدَقَةٌ، وَبَصَرُكَ لِلرَّجُلِ الرَّدِیءِ الْبَصَرِ لَكَ صَدَقَةٌ، وَإِمَاطَتُكَ الْحَجَرَ وَالشَّوْكَةَ وَالْعَظْمَ عَنِ الطَّرِيقِ لَكَ صَدَقَةٌ، وَإِفْرَاغُكَ مِنْ دَلْوِكَ فِی دَلْوِ أَخِيكَ لَكَ صَدَقَةٌ.)) [1]

''اور سیّدنا ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہارا اپنے بھائی سے ہنستے ہوئے ملنا، بھلائی کا حکم دینا، برائی سے روکنا، بھٹکے ہوئے راہی اور کمزور نگاہ والے کی راہنمائی کرنا، اور راستے سے پتھر، کانٹے اور ہڈی جیسی ضرر رساں چیزوں کو ہٹا دینا صدقہ ہے، نیز اپنے ڈول سے اپنے بھائی کے ڈول میں پانی ڈالنا صدقہ ہے۔''

صحبتِ صالح

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿ اَلْاَخِلَّآءُ يَوْمَئِذٍۭ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ اِلَّا الْمُتَّقِيْنَ ﴾ [الزخرف : 67]

---

[1] سنن الترمذی، کتاب البر والصلة، رقم :1956۔ سلسلة الصحيحة ، رقم :572.

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اس دن متقیوں کے سوا، تمام دوست آپس میں ایک دوسرے کے دشمن بن جائیں گے۔''

حدیث: 17

((وَعَنْ اَبِیْ مُوْسٰی رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَثَلُ الْجَلِيسِ الصَّالِحِ وَالْجَلِيسِ السَّوْءِ كَمَثَلِ صَاحِبِ الْمِسْكِ وَكِيرِ الْحَدَّادِ، لَا يَعْدَمُكَ مِنْ صَاحِبِ الْمِسْكِ إِمَّا تَشْتَرِيهِ أَوْ تَجِدُ رِيحَهُ، وَكِيرُ الْحَدَّادِ يُحْرِقُ بَدَنَكَ أَوْ ثَوْبَكَ أَوْ تَجِدُ مِنْهُ رِيحًا خَبِيثَةً .)) [1]

''اور حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اچھے اور برے دوست کی مثال ایسے ہے کہ جیسے ایک کستوری رکھنے والا اور دوسرا بھٹی میں آگ بھڑکانے والا ہے، کستوری والا تجھے کستوری کا تحفہ دے گا، یا تو اس سے کستوری خریدے گا یا پھر کم از کم تو اس سے بہترین خوشبو پائے گا، اور بھٹی کو بھڑکانے والا تیرا بدن یا کپڑے جلائے گا یا اس سے تو بدبو پائے گا۔''

ترکِ گناہ

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿ وَيْلٌ لِّكُلِّ اَفَّاكٍ اَثِيْمٍ ۙ﴾ [الجاثية : 7]

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''تباہی و بربادی ہے ہر جھوٹے گناہ گار کے لیے۔''

حدیث: 18

((وَعَنْ أَبِی هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: يَقُولُ اللّٰهُ: إِذَا أَرَادَ عَبْدِی أَنْ يَعْمَلَ سَيِّئَةً فَلَا تَكْتُبُوهَا عَلَيْهِ حَتَّى يَعْمَلَهَا

[1] صحيح بخاری، كتاب البيوع، رقم :2101.

فَإِنْ عَمِلَهَا فَاكْتُبُوهَا بِمِثْلِهَا، وَإِنْ تَرَكَهَا مِنْ أَجْلِي فَاكْتُبُوهَا لَهُ حَسَنَةً، وَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَعْمَلَ حَسَنَةً فَلَمْ يَعْمَلْهَا فَاكْتُبُوهَا لَهُ حَسَنَةً، فَإِنْ عَمِلَهَا فَاكْتُبُوهَا لَهُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا إِلَى سَبْعِ مِائَةٍ.)) [1]

''سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب میرا بندہ کسی برائی کا ارادہ کرے تو اسے اس کے خلاف نہ لکھو حتی کہ وہ برائی کر لے۔ اگر کر لے تو ایک گناہ ہی لکھو اور اگر میری وجہ سے اس گناہ کو ترک کر دے تو اس کی ایک نیکی لکھ لو اور اگر کسی نیکی کا ارادہ کرے اور وہ نیکی نہ کر سکے تو محض ارادہ کی وجہ سے بھی ایک نیکی لکھ لو اور اگر وہ نیکی کر لے تو دس گنا سے لے کر سات سو گنا تک لکھ لو۔''

میانہ روی

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَاقْصِدْ فِي مَشْيِكَ﴾ [لقمان: 19]

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور اپنی چال میں میانہ روی اختیار کر۔''

حدیث: 19

((وَعَن عبد الله بن عباس، أن نبي الله صلی اللہ علیہ وسلم قال: إِنَّ الْهَدْيَ الصَّالِحَ وَالسَّمْتَ الصَّالِحَ وَالْاِقْتِصَادَ: جُزْءٌ مِنْ خَمْسَةٍ وَعِشْرِينَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ.)) [2]

''اور سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نیک چلن، عمدہ کردار اور میانہ روی نبوت کا پچیسواں حصہ ہے۔''

---

1. صحیح بخاری، کتاب الرقاق، رقم: 7501.
2. سنن ابوداؤد، کتاب الادب، ، رقم: 4776۔ الروض النضیر: 384۔ محدث البانی نے اسے ''حسن'' کہا ہے۔

حق پر ہوتے ہوئے جھگڑا چھوڑنا

حدیث: 20

((وَعَنْ أَبِی أُمَامَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: أَنَا زَعِيمٌ بِبَيْتٍ فِی رَبَضِ الْجَنَّةِ لِمَنْ تَرَكَ الْمِرَاءَ وَإِنْ كَانَ مُحِقًّا، وَبِبَيْتٍ فِی وَسَطِ الْجَنَّةِ لِمَنْ تَرَكَ الْكَذِبَ وَإِنْ كَانَ مَازِحًا وَبِبَيْتٍ فِی أَعْلَى الْجَنَّةِ لِمَنْ حَسَّنَ خُلُقَهُ.)) [1]

''اور حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ، میں اس شخص کے لیے جنت کے اطراف میں ایک گھر کا ضامن ہوں جس نے حق پر ہوتے ہوئے بھی جھگڑا چھوڑ دیا، اور اس شخص کے لیے جنت کے درمیان میں ایک گھر کا ضامن ہوں جس نے مزاح کے طور پر بھی جھوٹ کا ارتکاب نہیں کیا اور اس شخص کے لیے جنت کے بلند ترین حصے میں ایک گھر کا ضامن ہوں جس کا اخلاق اچھا ہو۔''

عفو و درگزر

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿خُذِ الْعَفْوَ وَاْمُرْ بِالْعُرْفِ وَاَعْرِضْ عَنِ الْجٰهِلِيْنَ﴾

[الاعراف: 199]

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''آپ عفو و درگزر کو اختیار کیجیے اور بھلائی کا حکم دیجیے اور نادانوں سے اعراض کیجیے۔''

حدیث: 21

((وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: مَا نَقَصَتْ صَدَقَةٌ

---

[1] سنن ابوداؤد، كتاب الادب، رقم: 4800۔ سلسلة الصحيحة، رقم: 273.

مِنْ مَالٍ ، وَمَا زَادَ اللّٰهُ عَبدًا بِعَفْوٍ اِلَّا عِزًّا ، وَمَا تَوَاضَعَ اَحَدٌ لِلّٰهِ اِلَّا رَفَعَهُ اللّٰهُ .)) [1]

''اور سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: صدقہ کبھی مال کم نہیں کرتا، اور عفو و درگزر کی وجہ سے اللہ بندے کی عزت بڑھاتا ہے، اور جو شخص اللہ کی خاطر تواضع اختیار کرتا ہے اللہ اس کا مرتبہ بلند فرماتا ہے۔''

عدل وانصاف

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿ اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَ الْاِحْسَانِ وَ اِيْتَآئِ ذِي الْقُرْبٰى وَ يَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَ الْمُنْكَرِ وَ الْبَغْيِ ۚ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ﴾

[النحل : 90]

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''بے شک اللہ انصاف، اور احسان، اور رشتہ داروں کو (مالی) تعاون دینے کا حکم دیتا ہے، اور بے حیائی اور ناپسندیدہ افعال اور سرکشی سے روکتا ہے، وہ تمھیں نصیحت کرتا ہے تاکہ تم اسے قبول کرلو۔''

حدیث :22

((وَعَنْ عبد الله بن عمرو ، قال: قال رسول الله ﷺ: اِنَّ الْمُقْسِطِيْنَ ، عِنْدَ اللّٰهِ عَلَى مَنَابِرَ مِنْ نُوْرٍ ، عَنْ يَمِيْنِ الرَّحْمٰنِ عَزَّوَجَلَّ ، وَكِلْتَا يَدَيْهِ يَمِيْنٌ: اَلَّذِيْنَ يَعْدِلُوْنَ فِي حُكْمِهِمْ وَاَهْلِيْهِمْ وَمَا وَلُّوْا .)) [2]

''اور سیّدنا عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک انصاف کرنے والے، اللہ کے پاس نور کے منبروں پر،

---

[1] صحيح مسلم ، كتاب البر والصلة ، رقم :6592.

[2] صحيح بخاری ، كتاب العلم ، رقم : 73.

رحمان کے دائیں جانب ہوں گے اور رحمان کے دونوں ہاتھ دائیں ہیں۔ وہ لوگ جو اپنے فیصلوں، اپنے گھر والوں اور ان کے کاموں میں جو ان کے سپرد ہیں، عدل وانصاف کرتے ہیں۔''

رضائے الٰہی

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿ وَرِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ اَكْبَرُ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴾

[التوبة : 72]

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور اللہ کی خوشنودی سب سے بڑھ کر ہوگی، یہی عظیم کامیابی ہوگی۔''

حدیث 23:

((وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ، عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: إِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ رِضْوَانِ اللَّهِ لَا يُلْقِي لَهَا بَالًا يَرْفَعُهُ اللَّهُ بِهَا دَرَجَاتٍ، وَإِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ سَخَطِ اللَّهِ لَا يُلْقِي لَهَا بَالًا يَهْوِي بِهَا فِي جَهَنَّمَ)) [1]

''اور سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے روایت کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بندہ اللہ تعالیٰ کی رضامندی کے لیے ایک بات زبان سے نکالتا ہے، اسے وہ کوئی اہمیت بھی نہیں دیتا مگر اسی کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اس کے درجے بلند کر دیتا ہے۔ اور ایک دوسرا بندہ ایک ایسا کلمہ زبان سے نکالتا ہے جو اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا باعث ہوتا ہے۔ وہ (شخص) اسے کوئی اہمیت نہیں دیتا لیکن اس کی وجہ سے وہ جہنم میں جا گرتا ہے۔''

---

[1] صحيح بخاري، كتاب الرقاق، رقم: 6478.

طعنہ نہ دینا

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ﴾ [الحجرات : 11]

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''برے القاب سے مت پکارو۔''

حدیث :24

((وَعَنْ عبد اللّٰه ، قال: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَيْسَ الْمُوْمِنُ بِالطَّعَّانِ وَلَا اللَّعَّانِ وَلَا الْبَذِیّءُ وَلَا الْفَاحِشُ .))❶

''اور سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مومن طعنہ دینے والا، لعنت کرنے والا، نازیبا گفتگو کرنے والا اور فحش گوئی کرنے والا نہیں ہوتا۔''

صلح جوئی

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿وَالصُّلْحُ خَيْرٌ﴾ [النساء : 128]

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور صلح اچھی چیز ہے۔''

حدیث :25

((وَعَنْ أَبِی الدَّرْدَاءِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَفْضَلَ مِنْ دَرَجَةِ الصِّيَامِ وَالصَّلَاةِ وَالصَّدَقَةِ؟ قَالُوا: بَلَى يَا رَسُولَ اللّٰهِ! قَالَ إِصْلَاحُ ذَاتِ الْبَيْنِ وَفَسَادُ ذَاتِ الْبَيْنِ ، الْحَالِقَةُ .))❷

''سیدنا ابوداؤد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا میں تم

---

❶ صحیح ابن حبان ، کتاب الایمان ، رقم : 192۔ ابن حبان نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

❷ سنن ابی داؤد ، کتاب الأدب ، رقم : 4919۔ محدث البانی نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

کو وہ بات بتاؤں جو روزے، نماز اور صدقے سے بہتر ہے؟ انہوں نے کہا کیوں نہیں یا رسول اللہ؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: آپس میں صلح کرانا۔ اور آپس کا فساد تباہ و برباد کردینے والا ہے۔"

ضرورت مند کی مدد

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿ وَيُؤْثِرُوْنَ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ ﴾ [الحشر : 9]

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: "اور (مومن) کم دارد کی صورت میں بھی دوسروں کو اپنے اوپر ترجیح دیتے ہیں۔"

حدیث :26

((وَعَنْ أَبِى هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: وَاللّٰهِ فى عون العبد ما كان العبد فى عون أَخِيْهِ .)) [1]

"اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تک بندہ اپنے مومن بھائی کی مدد میں رہتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی مدد میں رہتا ہے۔"

رشتہ داروں کا حق ادا کرنا

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿ وَاٰتِ ذَا الْقُرْبٰى حَقَّهٗ وَالْمِسْكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ وَلَا تُبَذِّرْ تَبْذِيْرًا ﴾ [بنی اسرائیل : 26]

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: "اور آپ رشتہ داروں کا حق ادا کیجیے، اور مسکینوں اور مسافروں کا، اور فضول خرچی نہ کیجیے۔"

---

[1] صحيح مسلم، كتاب الذكر والدعاء، رقم :6853.

حدیث:27

((وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: خَيْرُ الْاَصْحَابِ عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرُهُمْ لِصَاحِبِهِ.)) [1]

''اور حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں اللہ تعالیٰ کے ہاں وہ سب سے اچھا ہوگا جو اپنے دوستوں کے حق میں سب سے اچھا ہوگا۔''

نرم خوئی

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ وَلَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِيْظَ الْقَلْبِ لَانْفَضُّوْا مِنْ حَوْلِكَ﴾ [آل عمران: 159]

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''آپ محض اللہ کی رحمت سے اُن لوگوں کے لیے نرم ہوئے ہیں، اور اگر آپ بدمزاج اور سخت دل ہوتے تو وہ آپ کے پاس چھٹ جاتے۔''

حدیث:28

((وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: تَرَى الْمُؤْمِنِيْنَ فِيْ تَرَاحُمِهِمْ وَتَوَادِّهِمْ وَتَعَاطُفِهِمْ كَمَثَلِ الْجَسَدِ إِذَا اشْتَكَى عُضْوٌ تَدَاعَى لَهُ سَائِرُ جَسَدِهِ بِالسَّهَرِ وَالْحُمَّى.)) [2]

''اور سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم مومنوں کو آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ رحمت و محبت کا معاملہ کرنے اور ایک دوسرے کے ساتھ لطف و کرم و نرم خوئی میں ایک جیسا پاؤ گے کہ جب اس کا کوئی حصہ بھی تکلیف میں ہوتا ہے، تو سارا جسم تکلیف میں ہوتا

---

[1] سنن الترمذی، ابواب البر والصلة، رقم: 1944۔ سلسلة الصحيحة، رقم: 1030.

[2] صحيح بخاری، كتاب الادب، رقم: 6011.

ہے۔ جیسا کہ نیند اڑ جاتی ہے اور جسم بخار میں مبتلا ہو جاتا ہے۔''

محبت

حدیث 29:

((وَعَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: اِنَّ اللّٰهَ يَقُولُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ: اَيْنَ الْمُتَحَابُّونَ بِجَلَالِی، الْيَوْمَ اُظِلُّهُمْ فِی ظِلِّی، يَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلِّی.)) [1]

''اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ قیامت کے دن فرمائے گا: میری عظمت و جلالت کے لیے باہم محبت کرنے والے کہاں ہیں؟ آج میں ان کو اپنے سائے میں جگہ دوں گا جبکہ میرے سایہ کے سوا کوئی سایہ نہیں ہے۔''

صلہ رحمی

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّ خَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَ بَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيْرًا وَّ نِسَآءً ۚ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِیْ تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَ الْاَرْحَامَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا ﴾ [النساء : 1]

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اے لوگو! اپنے اس رب سے ڈرو جس نے تمھیں ایک جان سے پیدا کیا، اور اسی سے اس کی بیوی کو پیدا کیا، اور اُن دونوں سے بہت سے مردوں اور عورتوں کو (دنیا میں) پھیلا دیا، اور اُس اللہ سے ڈرو، جس کا واسطہ دے کر تم ایک دوسرے سے مانگتے ہو، اور قطع رحمی سے بچو، بے شک اللہ تمہاری نگرانی کر رہا ہے۔''

---

[1] صحيح مسلم، كتاب البر والصلة، رقم: 2566.

حدیث :30

((وَعَنْهُ، اَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! اِنَّ لِي قَرَابَةً، اَصِلُهُمْ وَيَقْطَعُونِي، وَاُحْسِنُ اِلَيْهِمْ وَيُسِيئُونَ اِلَيَّ، وَاَحْلُمُ عَنْهُمْ وَيَجْهَلُونَ عَلَيَّ، فَقَالَ: لَئِنْ كُنْتَ كَمَا قُلْتَ، فَكَاَنَّمَا تُسِفُّهُمُ الْمَلَّ، وَلَا يَزَالُ مَعَكَ مِنَ اللّٰهِ ظَهِيرٌ عَلَيْهِمْ، مَا دُمْتَ عَلَى ذٰلِكَ.)) [1]

''اور سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہی مروی ہے کہ ایک صحابی نے عرض کیا! یا رسول اللہ! میرے کچھ رشتہ دار ایسے ہیں کہ میں ان سے تعلق جوڑتا ہوں اور وہ مجھ سے تعلق توڑتے ہیں۔ میں ان سے حسن سلوک سے پیش آتا ہوں اور وہ میرے ساتھ بدسلوکی کرتے ہیں۔ میں ان سے تحمل اور بردباری سے پیش آتا ہوں اور وہ میرے ساتھ جاہلوں والا معاملہ کرتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر ایسا ہی ہے جیسا کہ تو نے کہا، تو گویا تو ان کے منہ میں گرم راکھ ڈال رہا ہے۔ ان کے مقابلے میں تیرے ساتھ ہمیشہ اللہ کی طرف سے ایک مددگار رہے گا، جب تک تیرا رویہ ایسا رہے گا۔''

بیٹیوں کے ساتھ احسان

حدیث :31

((وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ كَانَ لَهُ ثَلَاثُ بَنَاتٍ أَوْ ثَلَاثُ أَخَوَاتٍ أَوْ ابْنَتَانِ

[1] صحيح مسلم، كتاب البر والصلة، رقم: 2558.

أَوْ أُخْتَانِ فَأَحْسَنَ صُحْبَتَهُنَّ وَاتَّقَى اللّٰهَ فِيهِنَّ فَلَهُ الْجَنَّةُ .)) [1]

''اور سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے تین بیٹیوں کی پرورش کی، انہیں (حسن معاشرت کا) ادب سکھایا، ان کی شادی کی، اور ان کے ساتھ احسان کا معاملہ کرتا رہا، اور ان کے معاملہ میں اللہ کا تقویٰ اختیار کیے رکھا تو اس کے لیے جنت ہے۔''

خواہشاتِ نفس پر قابو

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿فَلَا يَصُدَّنَّكَ عَنْهَا مَنْ لَّا يُؤْمِنُ بِهَا وَاتَّبَعَ هَوٰىهُ فَتَرْدٰى﴾ [طٰهٰ : 16]

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''پس آپ کو اس کی فکر سے وہ شخص غافل نہ کر دے جو اُس پر ایمان نہیں رکھتا اور اپنی خواہش کی اتباع کرتا ہے، ورنہ آپ ہلاکت میں پڑ جایئے گا۔''

حدیث :32

((وَعَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْكَيِّسُ مَنْ دَانَ نَفْسَهُ وَعَمِلَ لِمَا بَعْدَ الْمَوْتِ، وَالْعَاجِزُ مَنْ أَتْبَعَ نَفْسَهُ هَوَاهَا وَتَمَنَّى عَلَى اللّٰهِ .)) [2]

''اور حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث بیان کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عقل مند وہ ہے جو اپنے نفس پر قابو رکھے اور موت کے بعد والی زندگی کے لیے عمل کرے، اور بے وقوف وہ ہے جو اپنے نفس کو اس

---

[1] سنن الترمذی، ابواب البر والصلة، رقم: 1915۔ سلسلة الصحيحة، رقم: 294.

[2] سنن ترمذی، کتاب صفة القيامة، رقم: 2459۔ سنن ابن ماجه، کتاب الزهد، رقم: 4260۔ امام ترمذی نے اسے ''حسن'' کہا ہے۔

کی خواہشات کے پیچھے لگا دے اور اللہ سے جھوٹی امیدیں وابستہ کرے۔''

خیر کی بات

حدیث: 33

((وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يُؤْذِ جَارَهُ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لِيَصْمُتْ.)) [1]

''اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہو اسے چاہیے کہ:

(1) مہمان کی عزت کرے۔

(2) رشتہ داروں کے ساتھ حسن سلوک کرے، اور

(3) بھلائی کی بات کرے یا پھر خاموش رہے۔''

حسن معاشرت

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿ وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِي عَلَيْهِنَّ بِالْمَعْرُوفِ ﴾

[البقرة: 228]

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور بیویوں کے (شوہروں پر) عرفِ عام کے مطابق حقوق ہیں۔''

حدیث: 34

((وَعَنْهُ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَكْمَلُ

[1] صحيح بخاری، كتاب الادب، رقم: 6018۔ صحيح مسلم، كتاب الايمان، رقم: 47.

الْمُؤْمِنِينَ إِيمَانًا أَحْسَنُهُمْ خُلُقًا ، وَخِيَارُكُمْ خِيَارُكُمْ لِنِسَائِهِمْ خُلُقًا .)) [1]

''اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں کامل ترین مومن وہ ہے جو اخلاق میں سب سے اچھا ہے، اور تم میں بہتر وہ ہے جو اپنی عورتوں کے حق میں سب سے بہتر ہے۔''

والدین کے ساتھ حسن سلوک

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿ وَوَصَّيْنَا الْإِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ إِحْسَانًا ﴾ [الاحقاف : 15]

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور ہم نے انسان کو اپنے والدین کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آنے کا حکم دیا ہے۔''

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿ وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا ﴾ [البقرة : 83]

اور اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور والدین کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آؤ۔''

حدیث: 35

((وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! مَنْ أَحَقُّ النَّاسِ بِحُسْنِ صَحَابَتِي؟ قَالَ: أُمُّكَ ، قَالَ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: ثُمَّ أُمُّكَ ، قَالَ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: ثُمَّ أُمُّكَ ، قَالَ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: ثُمَّ أَبُوكَ .)) [2]

''اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک صحابی نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میرے حسن سلوک کا سب سے زیادہ مستحق کون ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تیری ماں، اس نے کہا، پھر کون؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم

---

[1] سنن الترمذی ، ابواب الرضاع ، رقم :1162۔ سلسلة الصحيحة ، رقم : 284 .

[2] صحیح بخاری ، کتاب الأدب ، رقم :5971 .

نے فرمایا: تیری ماں۔ اس نے کہا، پھر کون؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا، تیری ماں۔ اس نے کہا، پھر کون؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تیرا باپ۔''

حدیث:36

((وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: رِضَى الرَّبِّ فِي رِضَى الْوَالِدِ، وَسَخَطُ الرَّبِّ فِي سَخَطِ الْوَالِدِ.)) [1]

''اور سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: رب کی رضا والد کی رضا میں ہے اور رب کی ناراضی والد کی ناراضی میں ہے۔''

مہلت دینا

حدیث:37

((وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ، اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: كَانَ الرَّجُلُ يُدَايِنُ النَّاسَ فَكَانَ يَقُولُ لِفَتَاهُ: اِذَا اَتَيْتَ مُعْسِرًا تَجَاوَزْ عَنْهُ لَعَلَّ اللّٰهَ اَنْ يَّتَجَاوَزَ عَنَّا، قَالَ: فَلَقِيَ اللّٰهَ فَتَجَاوَزَ عَنْهُ.)) [2]

''اور سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ، ایک شخص لوگوں کو قرض دیتا تھا اور پھر اپنے خادم کو کہتا تھا کہ جب تم کسی تنگی دست کے پاس آؤ تو اس سے درگزر کرنا امید ہے کہ اللہ تعالیٰ بھی ہم سے درگزر فرمائے۔ ارشاد فرمایا کہ جب وہ شخص اللہ سے ملا تو اللہ تعالیٰ نے بھی اس سے درگزر فرما دیا۔''

---

[1] سنن الترمذی، کتاب البر والصلة، رقم :1899۔ سلسلة الصحيحة، رقم :516.

[2] صحيح بخاری، کتاب أحاديث الانبياء، رقم :3480.

مومن کو آئینہ سمجھنا

حدیث: 38

((وَعَنْهُ ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: الْمُؤْمِنُ مِرْآةُ الْمُؤْمِنِ ، وَالْمُؤْمِنُ أَخُو الْمُؤْمِنِ: يَكُفُّ عَلَيْهِ ضَيْعَتَهُ ، وَيَحُوْطُهُ مِنْ وَرَائِهِ .)) [1]

''اور سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مومن، مومن کا آئینہ ہے اور مومن مومن کا بھائی ہے۔ وہ اس کے نقصان کو روکتا ہے اور اس کے پیچھے اس کی حفاظت کرتا ہے۔''

ملازموں کے ساتھ حسن معاملہ

حدیث: 39

((وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ ، يَقُوْلُ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! كَمْ نَعْفُو عَنِ الْخَادِمِ؟ فَصَمَتَ ، ثُمَّ أَعَادَ عَلَيْهِ الْكَلَامَ فَصَمَتَ ، فَلَمَّا كَانَ فِي الثَّالِثَةِ قَالَ: اعْفُ عَنْهُ فِي كُلِّ يَوْمٍ سَبْعِينَ مَرَّةً .)) [2]

''اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک آدمی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ہم خادم کو کس قدر معاف کریں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہے۔ اس نے پھر سوال کیا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہے۔

---

[1] سنن ابی داؤد، کتاب الادب، رقم: 4918۔ سلسلة الاحادیث صحیحه: 926.

[2] سنن ابی داؤد، کتاب الأدب، رقم: 5164۔ سنن ترمذی، رقم: 2031۔ محدث البانی نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

پھر جب تیسری بار پوچھا، تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اسے ہر روز ستر بار معاف کیا کرو۔''

نیکی کی طرف رہنمائی

حدیث :40

((وَعَنْ اَبِی مَسْعُودِ الْاَنْصَارِیِّ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ اِلَی النَّبِیِّ ﷺ فَقَالَ: اِنِّی اُبْدِعَ بِی فَاحْمِلْنِی . فَقَالَ: مَا عِنْدِی فَقَالَ رَجُلٌ یَارَسُولَ اللّٰهِ! اَنَا اَدُلُّهٗ عَلَی مَنْ یَّحْمِلُهٗ ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ دَلَّ عَلَی خَیْرٍ فَلَهٗ مِثْلُ اَجْرِ فَاعِلِه .))[1]

''اور سیدنا ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کے پاس ایک شخص آیا اور اس نے عرض کیا، میرا جانور مر گیا ہے، مجھے سواری دیجیے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میرے پاس سواری نہیں۔ تو ایک شخص بولا اے اللہ کے رسول! کیا میں اسے ایسے شخص کے بارے میں بتاؤں جو اسے سواری دے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نیکی کی طرف رہنمائی کرنے والے کے لیے نیکی کرنے والے کے برابر ثواب ہے۔''

وَصَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَصَحْبِهٖ أَجْمَعِیْنَ

[1] صحیح مسلم، کتاب الإمارة، رقم: 1893.

فہرست آیاتِ قرآنیہ

فہرست احادیثِ نبویہ

مراجع ومصادر

١ ـ قرآن حكيم .

٢ ـ الجامع الصحيح المسند ، للإمام محمد بن إسماعيل البخارى ، ومعه فتح الباری ، المكتبة السلفية ، دارالفكر ، بيروت .

٣ ـ الجامع الصحيح للإمام محمد بن عيسى الترمذى ، تحقيق: الشيخ أحمد شاكر ، مطبعة مصطفى البابى الجلبى ، القاهرة ، ١٣٩٨هـ .

٤ ـ السنن لأبى داود سليمان بن الأشعث السجستانى (ت ٢٧٥هـ) ، دار إحياء السنة النبوية ، القاهرة .

٥ ـ السنن لعبد الله محمد بن يزيد القزوينى ، ابن ماجه (ت ٢٧٣هـ) ، تحقيق: محمد فؤاد عبد الباقى ، مطبعة الحلبى ، القاهرة .

٦ ـ المسند للإمام أحمد بن حنبل ، المكتب الإسلامى ، بيروت ، ١٣٩٨هـ .

٧ ـ السنن لأبي عبد الرحمٰن أحمد بن شعيب النسائى (ت ٣٠٣هـ) ، مكتبة المعارف للنشر والتوزيع ، الرياض .

٨ ـ سلسلة الأحاديث الصحيحة للألبانى ، طبعة مكتبة المعارف ، الرياض .

٩ ـ صحيح الجامع الصغير للألبانى ، طبعة المكتب الإسلامى .

١٠ ـ صحيح مسلم للإمام مسلم بن الحجاج ، تحقيق: محمد فؤاد عبدالباقى ، دار إحياء التراث ، بيروت .

١١ ـ مجمع الزوائد ومنبع الفوائد ، للحافظ نور الدين الهيثمى ، منشورات دار الكتاب العربى ، بيروت ، ١٤٠٢هـ .

١١ ـ مشكوٰة المصابيح للتبريزى ، تحقيق نزار تميم وهيثم نزار تميم ، طبعة شركة دار الأرقم بن أبى الأرقم ، بيروت .